83736 ـ عیسائی عورت کا سوال کہ کسی مسلمان عورت کو اہل کتاب کے مرد سے شادی کرنا کیوں جائز نہیں اور اس کے برعکس کیوں جائز ہے ؟

سوال

میری عیسائی بیوی کا سوال ہے کہ: مسلمان عورت کے لیے اہل کتاب یہودی اور عیسائی مرد سے شادی کرنا کیوں جائز نہیں، حالانکہ مسلمان مرد کے لیے عیسائی یا یہودی عورت سے نکاح کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ و تعالی کے ناموں میں ایك نام " الحكیم " بھی ہے جس کا معنی حکمت والا ہے، اور اس پر ہم ایمان رکھتے ہیں، ہمارے خیال میں کوئی بھی ایسا نہیں کہ جو یہ اعتقاد رکھے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے اور پھر اس میں شك رکھتا ہو، اور جب فرشتوں کو اللہ سبحانہ و تعالی نے آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا اور انہیں اس کی حکمت کا علم نہ ہوا تو انہوں نے بھی اسی نام کے ساتھ اللہ سبحانہ و تعالی کی حمد و ثنا کی تھی وہ کہنے لگے:

﴿ انہوں نے کہا اے اللہ تو پاك ہے، ہمیں تو اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھایا ہے، یقینا تو ہی علم والا اور حکمت والا ہے ﴾البقرۃ (32).

اور اس سے اللہ سبحانہ و تعالی نے بھی اپنے لیے اور فرشتوں نے اور اہل علم نے اس کے لیے گواہی دی کہ:

﴿ اللہ تعالی اور فرشتے اور اہل علم اس کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور وہ عدل کو قائم رکھنے والا ہے، اس غالب اور حکمت والے کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ﴾آل عمران (18).

اور اسی کے ساتھ اللہ سبحانہ و تعالی کی اپنی مخلوق پر حجت اور دلیل قائم ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿ کہہ دیجئے کہ بس پوری حجت اللہ ہی کی رہی پھر اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ راست پر لے آتا ﴾الانعام (149).

اور یہ معلوم ہے کہ الحکیم یعنی حکمت والا رب العالمین کوئی بھی کام فضول نہیں کرتا جس کا کوئی فائدہ نہ ہو، اور

نہ ہی وہ کسی چیز کو اس کی جگہ کے علاوہ کہیں اور رکھتا ہے، اور نہ ہی وہ اپنی مخلوق کے لیے کوئی حکم کرتا ہے جو ان کے لیے بہتر نہ ہو، بلکہ وہ اپنی مخلوق پر احسان کرتا ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

 اللہ تعالی نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی ہے اور بار بار دہرائی ہوئی آیتوں کی ہے جس سے ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں، پھر آخر میں ان کے جسم اور دل اللہ تعالی کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں، یہ اللہ تعالی کی ہدایت جس کے ذریعہ جسے چاہے راہ راست پر لگا دیتا ہے، اور جسے اللہ ہی راہ بھلا دے اس کا کوئی ہادی نہیں الزمر (23).

جس طرح اللہ سبحانہ و تعالی کے نام " الحکیم " مقتضی ہے تو اسی طرح اس کا بھی متقاضی ہے کہ وہ مخلوق بنانے میں بھی منفرد ہے اس کے ساتھ کوئی شریك نہیں، یہ منطقی بات ہے کہ جو کسی چیز کو بناتا ہے تو وہ اس بات کو زیادہ جانتا ہے کہ اس کے لیے کیا چیز بہتر ہے اور کونسی چیز اس کے لائق ہے، تو پھر جو خالق اور علیم ہے جس نے یہ ساری مخلوق بنائی ہے اس کے متعلق بھی یہی ہے کہ وہ ہر کے متعلق علم رکھتا ہے کہ اس کے مناسب کیا ہے اور کیا مناسب نہیں:

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

 کیا وہی نہیں جانتا جس نے پیدا کیا ہے پھر وہ تو باریك بین اور باخبر بھی ہے الملك (14).

اور رہا یہ مسئلہ جس کی حکمت کے متعلق آپ دریافت کر رہی ہیں امید ہے کہ آپ کو یہ علم ہے کہ دین اسلام ہی وہ آخری دین ہے جو اللہ سبحانہ و تعالی کی جانب سے نازل کردہ ہے، اسی لیے اس کے علاوہ جتنے ادیان بھی ہیں وہ سب منسوخ ہو چکے ہیں جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

 وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے دوسرے تمام مذاہب پر غالب کر دے چاہے مشرك اسے برا ہی جانیں التوبۃ (33).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی اس طرح ہے:

 اور اللہ سبحانہ و تعالی کافروں کو مومنوں پر ہرگز کوئی راہ نہ دیگا النساء (141).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اسلام بلند اور غالب ہے اس پر کوئی اور غالب نہیں ہو سکتا "

اسے دارقطنی وغیرہ نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2778) میں اسے

حسن قرار دیا ہے.

اور پھر یہ سب کو معلوم ہے کہ خاوند کو بیوی پر برتری اور درجہ اور سلطہ حاصل ہے، اور خاندان میں خاوند کا مقام بیوی کے مقام سے اعلی اور برتر ہوتا ہے، ہو سکتا ہے یہ برتری اس کا باعث بنے کہ خاوند اپنی بیوی کو اپنا دین ترک کرنے پر مجبور کر کے اپنے دین کی اتباع کرنے کا کہے، یا پھر وہ اس کی چاہت کرتے ہوئے اس پر اثرانداز ہو، اور دین اسلام ایسا نہیں چاہتا کہ دین اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین اختیار کیا جائے کیونکہ باقی سب ادیان منسوخ ہو چکے ہیں.

اور پھر خاوند کی یہ برتری اور بلند درجہ اس کی بیوی کی اولاد پر اثر انداز ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے باپ کے دین کی اتباع کرنے لگیں جو کہ اس اولاد پر ایک عظیم جرم ہو گا کہ وہ اللہ کے آخری دین دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی طرف چل نکلے گی.

اللہ سبحانہ و تعالی نے اسی حکمت کو مسلمان عورت کا کسی غیر مسلم سے شادی کرنے کے سیاق میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ اور شرک کرنے والے مردوں کے نکاح میں اپنی عورتیں مت دو حتی کہ ایمان لے آئیں، ایماندار غلام آزاد مشرک سے بہتر ہے گو مشرک تمہیں اچھا ہی کیوں نہ لگے، یہ لوگ آگ کی طرف بلا رہے ہیں، اور اللہ تعالی جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے، اور اپنی آیات لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں ﴾البقرة (221).

پھر جب اہل کتاب میں سے یہودی یا عیسائی عورت کسی مسلمان شخص سے شادی کریگی تو وہ ایک ایسے شخص سے شادی کر رہی ہے جو اس کے نبی پر بھی ایمان رکھتا ہے، بلکہ وہ شخص تو سارے انبیاء پر ایمان رکھتا ہے، اور اس وقت تک کوئی شخص تو مسلمان ہی نہیں ہو سکتا جب تک وہ باقی سب انبیاء پر ایمان نہ لائے، اور اس کے لیے کسی بھی نبی میں فرق کرنا حلال نہیں ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿ رسول اس چیز پر ایمان لایا جو اس کی جانب اس کے پروردگار کی جانب سے نازل ہوئی، اور مومن بھی ایمان لائے، یہ سب اللہ تعالی اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے ﴾البقرة (285).

لیکن اس کے مقابلہ میں کتابی شخص - یعنی یہودی یا عیسائی - محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتا کہ وہ آخری نبی اور خاتم الانبیاء ہیں، تو پھر دونوں معاملے برابر کس طرح ہو سکتے ہیں کہ مسلمانوں کی عورتیں کسی ایسے شخص کے پاس ہوں جو اس عورت کے نبی کے ساتھ کفر کرتا ہو اور اس پر ایمان نہ رکھے ؟!

یہاں ہم ایك تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ مسلمان شخص کا اہل کتاب یعنی یہودی یا عیسائی عورت سے نکاح کرنا شریعت میں جائز اور مباح ہے کیونکہ اس کے پیچھے ایك مصلحت کارفرما اور پوشیدہ ہے اور اس میں بندوں پر جو تخفیف پائی جاتی ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھاری اور مذموم کام ہے، جیسا کہ امام مالك رحمہ اللہ کہا کرتے تھے.

دیکھیں: تفسیر القرطبی (3 / 67).

اس کے بعد: یہ اہل کتاب کے لیے ایك بہت ہی اچھی اور سوچنے والی دعوت ہے شاید وہ اسلام کی طرف متنبہ ہوں کہ دین اسلام نے باقی کفار کو چھوڑ کر خاص کر یہودیوں اور عیسائیوں کے لیے بعض احکام میں انہیں مستثنی قرار دیا ہے.

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی نے مباح کیا ہے کہ ہم اہل کتاب کا ذبح کردہ کھا لیں، اور اسی طرح ہمارے لیے اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنا بھی مباح کیا ہے، یہ اصل میں ان کے دین کی قدر ہے جو توحید والا دین تھا، اور ان کے رسولوں کی عزت و اکرام ہے جن پر ہمیں ایمان لانے اور ان کی تعظیم کرنے کا حکم دیا گیا ہے.

دیکھنا چاہیے کہ ان یہودیوں اور عیسائیوں کا ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارا ان کے دین اور ان کے انبیاء کے متعلق موقف کیا ہے.

اور آخر میں ہم یہ عرض کرینگے کہ: یہ حکم دوسرے ادیان پر کوئی غریب اور اچھنبا نہیں، اور نہ ہی شاذ ہے جو صرف اکیلا دین اسلام میں پایا جاتا ہے، ہمارے دین پر اعتراض اور طعن کرنے والے کہ دین اسلام نے اپنی عورتوں کو دوسرے دین کے افراد سے شادی کرنے سے منع کیا ہے یہ کیوں نہیں سوچتے اور غور کرتے کہ وہ تو آپس میں ایك دوسرے کے ساتھ شادی نہیں کرتے حالانکہ ان کا دین بھی ایك ہے؟!

دیکھیں کیتھولك عیسائی فرقہ کا شخص کسی پروٹسنٹ عیسائی کی عورت کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا، اور اگر وہ اس کی جرات کرتا ہے تو اسے چرچ کی جانب سے سزا دی جاتی ہے اور اسی طرح اس کے برعکس اگر کوئی پروٹسنٹ عیسائی کسی کیتھولك عورت سے شادی کرتا ہے تو اسے بھی سزا دی جاتی ہے !!!

اور مصری ارتھوڈکس قبطی قانون جو (1938) میلادی میں جاری ہوا کی شق نمبر چھ میں لکھا ہے کہ:

" دین کا اختلاف شادی میں مانع ہے "

واللہ اعلم .